Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ؕ

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بانی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۳ ربیع الاول ۱۳۹۳ھ، ۷ شہادت ۱۳۵۲ھش، ۷ اپریل ۱۹۷۳ء | نمبر ۷۷

اخبار احمدیہ

ربوہ ۶ شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدُ للہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۶ شہادت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:-

کل شام سے طبیعت علیل ہے۔ صبح سے درد کی بھی تکلیف ہے۔

احباب جماعت حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا العالی کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

راولپنڈی ۵ شہادت۔ مکرم و محترم میر داؤد احمد صاحب کی طبیعت چند روز سے پھر بہت ناساز ہے۔ کل خاکسار نے اور فوج کے سپیشلسٹ نے معائنہ کیا تھا تو دل پر بھی بیماری کا اثر تھا۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے بہت درد و الحاح سے محترم میر صاحب کی کامل صحت اور لمبی عمر کے لئے دعائیں کرنے کی درخواست ہے۔

(خاکسار ڈاکٹر لطیف احمد قریشی)

آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ

شعبہ صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ مورخہ ۱۳، ۱۴، ۱۵ شہادت ۱۳۵۲ ہش ۱۳ تا ۱۵ اپریل ۱۹۷۳ء ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ قائدین کرام اضلاع و علاقہ سے التماس ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقہ سے ٹیم بھجوا کر مرکز کے اس پروگرام کو کامیاب بنائیں۔

(سیکرٹری ٹورنامنٹ)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ماموریت اللہ کی صداقت ۱۔ نصوص ۲۔ نشانات اور ۳۔ عقل کی ذریعہ ثابت کیجا سکتی ہے

خدا تعالیٰ نے میری سچائی کے اظہار کیلئے یہ تینوں ذریعے جمع کر دیئے ہیں

"اللہ تعالیٰ جب کسی مامور کو بھیجتا ہے تو تین ذریعوں سے اُسکی سچائی کو ثابت کرتا اور اتمام حجت کرتا ہے۔ اوّل نصوص کے ذریعہ یعنی شہادتوں سے اتمام حجت کرتا ہے۔ دوم۔ نشانات کے ذریعہ جو اُسکی تائید میں اور اُس کے لئے ظاہر کئے جاتے ہیں۔ سوم۔ عقل کے ذریعہ۔ بعض اوقات یہ تینوں ذریعے جمع ہو جاتے ہیں اور اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ سب ذریعے میری سچائی کو ثابت کر رہے ہیں۔

نصوص کیلئے یاد رکھو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بخاری اور مسلم میں جس آنے والے کی خبر دی ہے اُس کے لئے یہی فرمایا ہے کہ وہ اسی اُمت میں سے ہوگا۔ چنانچہ بخاری اور مسلم میں مِنْکُمْ کا لفظ موجود ہے کہیں بھی نہیں فرمایا کہ مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْل۔ اور قرآن شریف میں سورہ نور میں استخلاف کے وعدہ میں بھی مِنْکُمْ ہی فرمایا ہے۔ اب بتاؤ کہ قرآن اور حدیث کے نصوص آنے والے کو اسی اُمت سے ٹھہراتے ہیں یا باہر سے لاتے ہیں، اور قرآن شریف یہی زمانہ مسیح موعود کے آنے کا ٹھہراتا ہے۔

دوم نشانات۔ وہ نشانات جو میری تائید میں ظاہر ہو چکے ہیں اور جو میرے ہاتھ پر پورے ہوئے ہیں، اُنکی تعداد بہت زیادہ ہے اور انکے زندہ گواہ اسوقت لاکھوں انسان موجود ہیں۔ ... قرآن شریف سے ثابت ہے کہ مسیح موعود اسوقت آئیگا جب چھ ہزار سال کا دور ختم ہوگا اور عیسائیوں اور یہودیوں کے نزدیک وہ وقت آگیا ہے۔

پھر تیسرا ذریعہ عقل ہے، اگر عقل سے کام لیا جاوے اور زمانہ کی حالت پر نظر کی جاوے تو صاف طور پر ضرورت نظر آتی ہے۔ غور سے دیکھو اسلام کی حالت کیسی کمزور ہو گئی ہے۔ ... کیا ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ کا وعدہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ پورا نہ ہوتا؟ اگر اب اسلام کی خبر نہ لی جاتی تو پھر اور کونسا وقت آنے والا تھا؟"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۷۲ تا ۱۷۴)

ہماری راحت، ہمارا سکون اور ہماری جنّت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"انتہائی محنت نام ہے پوری اور وسیع قوت کو ہر لحاظ سے خرچ کر دینے کا اسلام ہم سے اسی قسم کی محنت کا مطالبہ کرتا ہے۔ اور اس سلسلے میں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ محنت کے بغیر نہ دنیا میں کوئی ترقی ہوتی ہے اور نہ دین میں محنت کے بغیر کوئی ترقی ہوتی ہے۔ ....

پس یہ ہے ایک مسلمان کی ذہنیت۔ یہ ہے ایک مسلمان کی شان اور یہ ہے ایک احمدی کا طرۂ امتیاز۔ اسلئے تم محنت کرو۔ محنت کرو۔ کیونکہ اسی میں ہماری راحت اسی میں ہمارا سکون اور یہی ہماری جنت ہے"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹ ہجرت ۱۳۵۱ ہش / مئی ۱۹۷۲ء)

لازمی چندہ جات کی وصولی کیلئے انتہائی کوشش فرمائیں۔ (ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۷ ماہ شہادت ۱۳۵۲ھش

ایک دردانگیز صُورتِ حال کی نشاندہی

یہ ایک حقیقت ہے اور اس سے کسی کو مجالِ انکار نہیں کہ عرصۂ دراز سے رُوئے زمین کے مسلمان سیاسی اور اقتصادی ہی نہیں اخلاقی لحاظ سے بھی زوال و انحطاط کا شکار ہیں۔ بات اتنی ہی نہیں ہے بلکہ اس حقیقت کا سب سے زیادہ اندوہناک اور دلدوز پہلو یہ ہے کہ یہ زوال و انحطاط رفتہ رفتہ اتنی مہیب صورت اختیار کر چکا ہے کہ ہر خطۂ زمین میں مسلمان مسلسل نت نئی مشکلات میں گھرتے چلے جانے کے باعث مصائب کی چکّی میں بُری طرح پِستے رہے ہیں۔

دردمند مسلمانوں کی طرف سے اخبارات و رسائل اور خاص طور پر دینی جرائد میں اس حقیقت کا اعتراف گاہے گاہے ہوتا رہتا ہے اور اصلاحِ احوال کے لئے تجاویز اور اپیلیں بھی اکثر و بیشتر سُننے میں آتی رہتی ہیں لیکن ابھی حال ہی میں ایک مشہور و معروف عالمِ دین نے حالات کی سنگینی پر سے پردہ اُٹھاتے ہوئے جس اندوہناک صورتِ حال کی نشاندہی کی ہے اُس سے بدن پر لرزہ طاری ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ پُوری دردمندی اور جانسوزی کے ساتھ انہوں نے جو کچھ فرمایا ہے وہ اِس قابل ہے کہ ہر مسلمان اُس پر پُوری سنجیدگی کے ساتھ غور کرے اور سوچے کہ ایسے حالات رُونما ہونے کی صورت میں خدا تعالےٰ اور اُس کے افضل الرسل خاتم النبیّین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے اپنی اُمّت کی کیا رہنمائی فرمائی ہے اور ان حالات سے بچ نکلنے اور از سرِ نو شاہراہِ ترقی پر گامزن ہونے کے سلسلہ میں کن ہدایات سے نوازا ہے۔

لائلپور کے ایک ہفت روزہ نے اپنے ۲۶ محرم الحرام (مطابق ۲ مارچ ۱۹۷۲ء) کے شمارہ میں مولانا امین احسن اصلاحی صاحب کا ایک فکر انگیز خطاب انتہائی لرزہ خیز عنوان کے تحت شائع کیا ہے۔ وہ دِل ہلا دینے والا عنوان یہ ہے:-

"آج ہم اُسی ابتلاء میں ہیں جس میں بنی اسرائیل اپنی بداعمالیوں سے مبتلا ہو گئے تھے!"

اپنے اِس خطاب میں مولانا موصوف نے حالات کی سنگینی کا کسی قدر تفصیل سے ذکر کرنے کے بعد فرمایا ہے:-

"عزیزو! اب صرف ایک حقیقت کی اور یاد دلانا چاہتا ہوں۔ اور محض میرا تاثر نہیں ہے بلکہ میرے نزدیک ایک زندہ حقیقت ہے اور وہ یہ ہے کہ ہماری پُوری قوم کے اُوپر اِس وقت اس قسم کے حالات پیش آ رہے ہیں جس قسم کے مُنذرات، تنبیہات اور جس کے تازیانے بنی اسرائیل پر پڑے تھے۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اِس دنیا میں دعوت الی اللہ کی وراثت بنی اسرائیل سے چھین کر آپ کو دی گئی تھی۔ سورہ مائدہ آپ نے پڑھی ہوگی، پھر پڑھ لیجئے، اس میں اللہ تعالیٰ نے صاف صاف فرما دیا ہے کہ میں بنی اسرائیل سے اُن کی نافرمانی، کج روی اور خیانت کی وجہ سے یہ امانت چھین کر اب تمہارے حوالے کرتا ہوں لیکن اگر تم نے مجھ سے نقضِ عہد کیا، میری کتاب کو چھوڑا، میرے نبی سے مُنہ موڑا، میری شریعت کے ساتھ بغاوت کی، میرے ساتھ مکّاری اور چالاکی کی تو تمہارے ساتھ وُہی معاملہ ہوگا جو بنی اسرائیل کے ساتھ کیا گیا ہے"۔ — میرا تاریخ کا جو مطالعہ ہے اور تاریخ سے میری مراد وہ تاریخ ہے جو قرآن میں بیان ہوئی ہے اور کسی تاریخ کا میں عالم نہیں ہوں، اِس مطالعہ کی روشنی میں میں کہہ سکتا ہوں کہ اِس قوم پر اسی طرح کے حالات پیش آ رہے ہیں جس قسم کے حالات بنی اسرائیل کو پیش آئے تھے۔ یہ بڑا نازک وقت ہے۔"

(المنبر ۲ مارچ ۱۹۷۳ء صفحہ ۱۵)

اِس صورتِ حال کی مولانا موصوف نے جو وجہ بیان کی ہے وہ بجائے خود انتہائی سنگین اور لرزہ خیز ہے۔ اُس سے فساد و بگاڑ کی وسعت و گہرائی اور سنگینیٔ حالات کی ثبوت اظہر من الشمس ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں:-

"میرے عزیزو! کسی غلط فہمی میں نہ مبتلا ہو۔ اِس طرح کے واقعات، حالات اور حادثات چند خاص اشخاص و افراد کی غلطیوں کا نتیجہ نہیں ہوتے اور نہ ہی چند خاص اشخاص و افراد کی غلطیوں کے ایسے بھیانک نتائج نکلتے ہیں بلکہ یہ صورتِ حال پوری طرح قوم کے شامتِ اعمال کا نتیجہ ہوتی ہے ...... یہ منذرات، تنبیہات، یہ حادثات، یہ واقعات پوری قوم کی نافرمانی، سرکشی اور کرتُوت کے نتیجہ میں رُونما ہوئے ہیں...... واقعہ یہ ہے کہ ہم سب کے سب مجرم ہیں، پُوری کی پوری قوم مجرم ہے، ہم سب اللہ کے نافرمان ہیں۔ پس ہم سب کو اللہ کی طرف رجوع کرنا چاہیئے...... اگر ایسا نہ کیا گیا اور جس کے دُور دُور بھی آثار موجود نہیں ہیں تو جان لینا چاہیئے کہ حقیقت یہ ہے کہ قوم کی کشتی بھنور میں ہے، گرداب میں ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اب ڈوبی، تب ڈوبی۔ معلوم نہیں کہ آپ لوگوں کو بھی یہ حقیقت نظر آتی ہے کہ نہیں، مجھے تو رات کے اندھیارے اور دِن کے اُجالے میں بصارت سے بھی اور بصیرت سے بھی یہی حقیقت نظر آتی ہے۔"

(ایضاً)

ان اقتباسات کے لفظ لفظ سے عیاں ہے کہ پُوری اُمّتِ مسلمہ انتہائی سنگین اور انتہائی لرزہ خیز صورتِ حال سے دوچار ہے۔ اگر دیکھا جائے تو مولانا اصلاحی صاحب نے اپنے اِس خطاب کے ذریعہ یہ باور کرایا ہے کہ یہ صورتِ حال مخبرِ صادق حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اِس ارشاد کے عین مطابق رُونما ہوئی ہے کہ لَیَاْتِیَنَّ عَلٰی اُمَّتِیْ مَا اَتٰی عَلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ (ترمذی کتاب الایمان) اور نیز یہ کہ یہ وہی زمانہ ہے جس کی خبر دیتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ یُوْشِکُ اَنْ یَّاْتِیَ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یَبْقٰی مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اسْمُہٗ وَلَا یَبْقٰی مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُہٗ (مشکوٰۃ کتاب العلم)

ایسے حالات میں جب بقول مولانا اصلاحی صاحب پوری کی پوری مسلمان قوم مجرم ہو انسانی تدبیروں سے اصلاحِ احوال کی صورت رُونما نہیں ہو سکتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں ایسے پُر فتن حالات کے رُونما ہونے کی خبر دی تھی وہاں ساتھ ہی مسیح موعود کی بعثت اور من جانب اللہ خلافت علیٰ منہاج النبوت کے قیام اور دورِ اوّل کے پھر لوٹ آنے کی بھی بشارت دی تھی کیونکہ یہ نہیں ہو سکتا تھا کہ وہ اُمّت جسے خدا تعالیٰ نے خَیْرَ اُمَّۃٍ قرار دیا اور جسے اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ کی رُو سے تاقیامت بنی نوعِ انسان کی نجات کا وسیلہ ٹھہرایا اُسے وہ بنی اسرائیل کے نقشِ قدم پر چلنے اور اسے اور اس کے ساتھ دنیا کو بھی مکمل تباہی سے دوچار ہونے دیتا۔ ایسے حالات کے رُونما ہونے پر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے لازمی قرار دیا کہ وہ خدائی تقدیر سے ہم آہنگی اختیار کر کے اِس گرداب بلاخیز سے نکلنے میں کامیاب ہوں۔ اِس ضمن میں اُس خدائی تقدیر کو جس نے ان ہولناک حالات میں بروئے کار آنا تھا، ہم مولانا ابوالکلام آزاد کے الفاظ میں درج ذیل کر کے ان الفاظ پر ہی اپنی معروضات کو ختم کرتے ہیں۔ مولانا موجودہ انتہائی مایوس کُن حالات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"احادیث میں نہایت کثرت کے ساتھ اسلام کے ایک آخری دور کی بھی خبر دی گئی ہے جو اپنے برکات کے اعتبار سے دورِ اوّل کے خصائص تازہ کر دیگا اور جس کا حال یہ ہوگا "لَا یُدْرٰی اَوَّلُھَا خَیْرٌ اَمْ اٰخِرُھَا" نہیں کہا جا سکتا کہ اُمّت کی ابتدا زیادہ کامیاب تھی یا اس کا اختتام؟ یہی وہ آخری زمانہ ہوگا جب اللہ کا اعلان اپنے کامل معنوں میں پورا ہو کر رہے گا کہ:-
لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ ۝ (۶۱:۹)
دینِ اسلام اور اس کا رسول اس لئے آیا تا کہ تمام دینوں اور قوموں پر بالآخر غالب ہو کر رہے (کیونکہ آخری غلبہ وبقا صرف اصلح کیلئے ہے اور تمام دینوں میں اصلح صرف اسلام ہی ہے)۔
یہی وجہ ہے کہ مایوسیوں اور نامرادیوں کی اِس عالمگیر تاریکی میں بھی جو آج چاروں طرف پھیلی ہوئی ہے ایک مومن قلب کے لئے فتح و اقبال کی روشنیاں برابر چمک رہی ہیں بلکہ جس قدر تاریکی بڑھتی جاتی ہے اتنا ہی زیادہ طلوعِ صبح کا وقت بھی قریب آتا جاتا ہے۔ اِنَّ مَوْعِدَھُمُ الصُّبْحُ، اَلَیْسَ الصُّبْحُ بِقَرِیْبٍ ؎

تفاوت ست میانِ شنیدن من و تو
تو بستن در و من فتح باب می شنوم" (مسئلہ خلافت صفحہ ۱۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کا ایک اہم مطالبہ —— مالی قربانی

مکرم کیپٹن شیخ نثار احمد صاحب لاہور چھاؤنی

قدیم سے خدا تعالےٰ کی یہ سنت چلی آئی ہے کہ جب بھی دنیا گمراہی کے تاریک گڑھے میں لت پت ہو گئی اور اس نے خدا کے شریک ٹھہرانے شروع کر دیئے تو ان کی ہدایت کے لئے نبی مبعوث ہوئے۔ خدا تعالےٰ کی اسی سنت کے مطابق جب کہ دنیا خدا تعالیٰ سے دور ہو چکی تھی اور ہزاروں خود ساختہ خداؤں کو ماننے لگ گئی تو اس گمراہی سے نجات دلانے کے لئے حضرت محمد مصطفیٰؐ رحمت للعالمین بن کر آئے اور آپ نے مختلف خاندانوں سے دنیا کی رہنمائی فرمائی اور ایسا انقلاب عظیم بپا کر دیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسکا نقشہ کھینچتے ہوئے فرماتے ہیں۔

۱۔ جَاءُوْكَ مَنْهُوْبِيْنَ كَالْعُرْيَانِ
فَسَتَرْتَهُمْ بِمَلَاحِفِ الْإِيْمَانِ

۲۔ صَادَفْتَهُمْ قَوْمًا كَرَوْثٍ ذِلَّةً
فَجَعَلْتَهُمْ كَسَبِيْكَةِ الْعِقْيَانِ

ترجمہ ۱۔ وہ لوگ تیرے حضور برہنہ لوگوں کی طرح لٹے ہوئے آئے
اور تونے انہیں ایمان کی چادریں اوڑھادیں۔

۲۔ تونے انہیں ایک ایسی قوم پایا جو گوبر کی طرح ذلیل تھی پھر تونے انہیں خالص سونے کی ڈلی کی مانند بنادیا

خدائی نوشتوں کے مطابق ایک عرصہ بعد مسلمانوں کی اپنی کوتاہیوں کیوجہ سے اسلام پر پھر ایسا وقت آیا کہ خود مسلمان درد و کرب کی حالت میں اور بے بسی سے آنحضرت کا نام لے لے کر التجائیں کرنے لگے۔ "خدایا ایسی بے بسی اور نازک حالت میں اپنے نام لیواؤں پر رحم کرتے ہوئے امام آخرالزمان کو جلد بھیجئے تاکہ ضعیف الایمان اُمت کے ایمان و ایقان میں پھر بالیدگی کی روح پیدا ہو اور ضلالت کا فقدان ہو۔ یا رسول اللہ اب عقل اور اسباب ظاہری کا سہارا جاتا رہا قویٰ بے کار ہو گئے ہمتیں پست ہو گئیں۔ خونخواران تثلیث نے ان کو قعر مذلت میں دھکیل دیا ہے کہ اب ابھرنے کی صورت نظر نہیں آتی۔ اے نبی اللہ بتائیے کہ شکستہ دل اور زخموں سے چور امت اپنے درد کی دوا کہاں پائیگی اور کیونکر امام موعود کے حضور اپنی فریاد پہنچائیگی۔ اب دل کے زخم کی ٹیک اور سوزش ناقابل اظہار ہے" (تحریر مین خوں)

خدا تعالےٰ نے اپنی سنت کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا شکستہ دل اور زخموں سے چور امت نے اپنے درد کی دوا پائی۔ چنانچہ مہدی آخرالزمان کے مبارک ہاتھوں ایک بار پھر اسلام کی ترقی کا آغاز ہوا۔ آپکے خلفاء کے ذریعہ اس عالمگیر نشاۃ ثانیہ کا مبارک کام سرانجام پا رہا ہے۔ اس عظیم مقصد کے لئے جن ذرائع کو بروئے کار لایا گیا اُن میں سے ایک "تحریک جدید" کا اہم ذریعہ ہے۔ یہ مبارک تحریک اس پیارے وجود کے ذریعہ قائم ہوئی جو "فضل عمر" تھا "جو اولوالعزم" تھا اور جس کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا تھا "زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا اور قومیں اس سے برکت پائینگی۔"

اس تحریک کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کچھ مطالبات بھی تھے جو اپنی جگہ ایک سے ایک بڑھ کر ہیں۔ انہی میں سے ایک "مالی قربانی" کا مطالبہ بھی ہے۔ اس خدائی تحریک کی اہمیت سب پر عیاں ہے۔ کون نہیں جانتا کہ اس تحریک کے ذریعے مبلغین اسلام دنیا کے کونے کونے میں پھیل گئے اور انہیں خداؤں کے بت پاش پاش کرکے دنیا میں خدائے واحد کی حکومت قائم کی۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ کامیابی ہماری آخری منزل ہے۔ یا جو مالی قربانیاں ہم پیش کر رہے ہیں۔ یہ ان کی انتہا ہے۔ نہیں ایسا ہرگز نہیں۔ خدا تعالےٰ کے لئے کسی قربانی کی انتہا نہیں ہوتی اس کی راہ میں ہر قربانی پیش خیمہ ہوتی ہے۔ آئندہ آنے والی قربانی کا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے جماعت میں اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جو خدا تعالےٰ کے اس فرمان کے مطابق آمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَکُمْ مُّسْتَخْلَفِیْنَ فِیْہِ فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَاَنْفَقُوْا لَہُمْ اَجْرٌ کَبِیْرٌ۔ زیادہ سے زیادہ قربانیاں پیش کر رہے ہیں۔ اور ہر نیا دن انکے لئے ایک نیا قربانی کا جذبہ لے کر آتا ہے۔ لیکن اس جذبہ میں وہ محبت بھی کارفرما ہے جو جماعت کو حضرت محمود رضؓ فضل عمر اور مصلح موعود سے تھی۔ جس نے حضرت مسیح موعود کے سرہانے کھڑے ہو کر یہ عہد کیا تھا۔

میں کرونگا عمر بھر تکمیل تیرے کام کی
میں تیری تبلیغ پھیلادونگا بر روئے زمیں
زندگی میری کٹے گی خدمت اسلام میں
وقف کردونگا خدا کے نام پر جان حزیں
دشمنوں کے وار چھاتی پر لئے مردانہ وار
پشت پر ڈستے رہے ہر وقت مار آستین
ایسی باتیں جن سے پھٹ جاتا ہے پتھر کا جگر
صبر سے سنتا رہا ماتھے پہ بل آیا نہیں
صرف کر ڈالیں خدا کی راہ میں سب طاقتیں
جان کی بازی لگادی قول پر ہارا نہیں

اس پیارے وجود کی وفات پر جماعتوں نے بڑے خلوص اور درد بھرے دل سے یہ عہد کیا تھا کہ ہم ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ان کی تحریکوں کو آگے بڑھائینگے اور ہر قسم کی مالی اور جانی قربانیاں پیش کر کے اپنی اس محبت کا ثبوت پیش کریں گے جو جماعت کے ہر فرد کو اس وجود سے تھی۔ ہمیں چاہیئے کہ اس عہد کو عملی زندگی میں دہرائیں اور بڑی عاجزانہ دعائیں کریں کہ خدا تعالیٰ ہمیں زیادہ سے زیادہ جانی اور مالی قربانیوں کی توفیق عطا فرمائے چونکہ تحریک کے پہلے دس سال کی حقیر قربانیوں کے نتائج مطالبہ کرتے تھے کہ دوسرے دس سال قربانی میں قدم اور آگے بڑھیں اور دوسرے دس سالہ قربانی کا انعام۔ خدا تعالےٰ کے فضل اور اس کی رحمت کے جلوے جو ہر بینا آنکھ دیکھ رہی ہے مطالبہ کرتی ہے کہ تیرے اور آئندہ آنے والے ہر دس سالہ میں ہماری قربانیاں بڑھتی جائیں۔ اور خدا تعالیٰ محض اپنے فضل سے ان قربانیوں کو قبول فرمائے

درخواست دعا

میری بڑی ہمشیرہ فیروزہ فائزہ عرصہ ایک ماہ سے گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ میں بعارضہ خناق اور بخار شدید بیمار ہیں باوجود علاج معالجہ کے کوئی افاقہ نہیں ہو رہا۔ قارئین کرام سے صحت کاملہ کیلئے درخواست دعا ہے محمد نواز مومن ربوہ

حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب کی المناک وفات پر

جماعت ھائے احمدیہ تنزانیہ کی قرارداد تعزیت

ہم مبلغین ارکان جماعت، و دیگر ممبران جماعت ھائے احمدیہ تنزانیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سب سے بڑے پوتے اور آپ کے جانثار صحابی حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی المناک وفات پر گہرے رنج والم کا اظہار کرتے ہیں۔ اور دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت صاحبزادہ صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور ان کے درجات کو بلند کرے نیز اللہ تعالےٰ حضرت صاحبزادہ صاحب مرحوم کے جملہ اعزہ و اقارب اور ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کے نیک نمونہ پر چلتے ہوئے ہمیں خدمت دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق بخشے۔ آمین اللہم آمین)

ہم ہیں غمزدگان مبلغین ارکان جماعت و دیگر ممبران جماعت ہائے احمدیہ
P.O. BOX 376 DAR-ES-SALAAM TANZANIA

ایک واقف عارضی کے تاثرات

مکرم میاں اللہ یار صاحب صدر جماعت احمدیہ کوٹ شاہ عالم اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ "خاکسار اپنی ڈیوٹی کے لئے مقررہ جماعت میں پہنچ گیا تھا جہاں دو گھر احمدیوں کے ہیں ان کی جائے رہائش پر بچوں کو قرآن مجید پڑھاتا رہا اور نماز باجماعت ادا کی جاتی رہی میں نے چونکہ پہلی بار وقف کیا تھا اور معمولی پڑھا لکھا ہونے کی وجہ سے طبیعت میں کچھ حجاب تھا لیکن خدا تعالےٰ کے فضل سے میدان میں آکر حجاب دور ہو گیا ...... فارغ وقت میں قرآن مجید کی تلاوت میں مصروف رہا جس سے ایک نئی روح پیدا ہو گئی۔ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ آئندہ بھی وقف عارضی میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔"

وقف عارضی کی مبارک تحریک میں شامل ہونے کے لئے زیادہ تعلیم کی شرط نہیں ہے۔ احباب کرام اسے مقدس الہامی تحریک سمجھ کر ان برکات میں حصہ دار بنیں۔

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شریعت اسلامیہ میں
نکاح و طلاق کے شرائط و ضوابط

محترم مولانا عبداللطیف صاحب بہاولپوری

(۲)

واضح ہو کہ اسی سورۃ طلاق میں تقویٰ کے پیش نظر طلاق کا قدم اٹھانے والے شخص کے لئے پانچ الٰہی وعدے بیان ہوئے ہیں

۱۔ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا۔

یعنی جس مخمصہ سے خلاصی پانے کے لئے مرد نے بیوی کو نکالا ہے اللہ تعالیٰ متقی کو اس مخمصہ سے ضرور نکال دے گا۔ اگر تقویٰ مدنظر نہیں ہو گی تو اس مخمصہ سے خلاصی کا وعدہ نہیں۔ ممکن ہے کہ طلاق کے بعد مرد اور بھی زیادہ مصائب میں مبتلا ہو جائے۔

۲۔ وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ

(اللہ تعالیٰ اسی کو وہاں سے رزق دیگا جہاں سے رزق آنے کا اُسے خیال بھی نہیں ہو گا) اللہ تعالیٰ نے مرد کے سکونِ قلب کا ایک ذریعہ عورتوں کو بھی قرار دیا ہے جیسا کہ فرمایا:

لِتَسْکُنُوْٓا اِلَیْھَا وَجَعَلَ بَیْنَکُمْ مَّوَدَّۃً وَّرَحْمَۃً

(روم ۲۲)

یعنی اللہ تعالیٰ نے تمہاری ہی جنس سے تمہارے لئے جوڑے بنائے ہیں تاکہ تم ان کی طرف مائل ہو کر تسکین حاصل کرو اور تمہارے درمیان پیار اور رحم کا رشتہ پیدا کیا ہے۔ پس طلاق دینے والے مرد نے جس اطمینان اور سکونِ قلبی کے مفقود ہونے کے باعث طلاق دی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی تسکین قلبی کیلئے دوسرے ایسے غیبی سامان پیدا کر دیگا جن کا اسے خیال تک نہ ہو گا۔

۳۔ یَجْعَلْ لَّہٗ مِنْ اَمْرِہٖ یُسْرًا۔

(اللہ ضرور اس کے معاملہ میں آسانی پیدا کر دیتا ہے) گھر سنبھالنے اور خانگی نظام چلانے کے لئے عورتیں ہی معاشرہ الٰہی کا بنیادی ستون ہوتی ہیں۔ جنتی نظام عورت اور مرد کے اجتماع و اختلاط سے قائم ہوتا ہے جس کی طرف آیت یٰۤاٰدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّۃَ اشارہ کر رہی ہے۔ طلاق دینے کے بعد یہ جنتی نظام بگڑ جاتا ہے اور خانگی معاملات پُرسکون نہیں رہتے گھر اُجڑ جاتا ہے اور انسان مصائب و مشکلات میں مبتلا ہو جاتا ہے مگر تقویٰ کے ماتحت قدم اٹھانے کے لئے الٰہی وعدہ ہے کہ اس کی مشکلیں آسان کر دی جائیں گی۔

۴۔ یُکَفِّرْ عَنْہُ سَیِّاٰتِہٖ

(اللہ اس کی بدیوں کو مٹا دیتا ہے)

طلاق دینا کوئی اچھی چیز نہیں طلاق خدا تعالیٰ کو ناپسندیدہ ہے۔ شریعت نے اسے بحالتِ اضطرار و ضرورت اگرچہ مباح قرار دیا ہے مگر فی نفسہٖ یہ ایک قسم کی سیئہ اور کوتاہی ہے اَلطَّلَاقُ اَبْغَضُ الْمُبَاحَاتِ ارشاد نبوی ہے جو مرد اپنی خامی کے باعث رفیقۂ حیات کو اپنے ساتھ ملا نہیں سکا گویا وہ اپنی قابلیت قَوَّامُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ (مرد عورتوں کے نگران ہیں) کی خامی کا اپنے فعل سے اعتراف کرتا ہے۔ اس کی قابلیت کا معیار تو یہ تھا کہ خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ (تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل کے لئے بہتر ہے) مگر وہ اس مقام پر قائم نہ رہ سکا اور بامر مجبوری طلاق دے کر اپنی جان چھڑانی چاہی اگر تقویٰ کے ماتحت اس نے یہ قدم اٹھایا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی خامی اور کوتاہی کا مداوا فرما دے گا۔ اس آیت میں یُکَفِّرْ عَنْہُ سَیِّئَتَہٗ نہیں فرمایا یعنی صرف طلاق کی سیئہ کے کفارہ کا ذکر نہیں بلکہ سیئات فرمایا۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ عورت و مرد جو ایک دوسرے کے عیوب و نقائص ڈھانپنے کے لئے گویا لباس تھے ھُنَّ لِبَاسٌ لَّکُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّھُنَّ (بیویاں تمہارے لئے بطور لباس کے ہیں اور تم ان کے لئے بطور لباس ہو) مگر اب طلاق کے بعد یہ ستر پوشی قائم نہیں رہ سکتی بلکہ بہت سے عیوب مرد اور عورت کے پردۂ اخفاء سے باہر آ جاتے ہیں جس سے شریف انسان کی نہایت سُبکی ہوتی ہے لیکن تقویٰ کے ماتحت قدم اٹھانے کے لئے اللہ تعالیٰ ایسے سامان پیدا فرما دیتا ہے کہ ان عیوب و نقائص کی اشاعت کے منافذ بند ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی ستاری کی چادر میں اسے لے آتا ہے متقی کے تقویٰ کی خوشبو اس کی سیئات کی بدبو پر غالب آ جاتی ہے اور اس کی معطر ہوا اس بدبو کو اڑا کر کہیں دور لے جاتی ہے۔

۵۔ وَیُعْظِمْ لَہٗ اَجْرًا

(اللہ اس کے اجر کو بڑھا دیتا ہے) تقویٰ کے ماتحت قدم اٹھانے والے کے لئے محض اس چوتھے وعدے پردہ پوشی پر ہی اکتفاء نہیں کی جاتی بلکہ اس کے لئے پانچواں وعدہ یہ بھی ہے کہ چونکہ اس نے اصلاحِ معاشرہ کے لئے تقویٰ کے ماتحت ایک ایسا قدم اٹھایا ہے جس سے اسلامی معاشرہ کو اخلاقی نقائص کی مسموم ہوا سے بچانا مقصود ہے اس لئے اس مجاہدانہ اقدام پر وہ ایک بہت بڑے اجر کا بھی مستحق ہے۔ اگر وہ یہ قدم نہ اٹھاتا تو خطرہ تھا کہ اس سے کئی ایک خرابیاں اور بدیاں اسلامی خاندانوں میں پیدا ہو جاتیں اور پھر یہ وبا پھیل کر اسلامی معاشرہ کو مسموم بنا دیتی۔ چنانچہ آج مغربی ممالک کی فضا جو ان بدیوں اور بے حیائیوں سے اس قدر مسموم ہو چکی ہے اور ان ممالک کی اکثریت کے دلوں سے بدی کا احساس تک بھی مٹ چکا ہے۔ اس امر پر بین شاہد ہے جب انہوں نے طلاق کے اسلامی دستور پر اعتراض کیا اور ان بدیوں کے پیدا ہونے پر ابتداء میں بروقت تدارک نہ کیا اور طلاق کو مورد اعتراض بنایا جاتا رہا تو اللہ تعالیٰ کے غضب کی آگ بھڑکی کیونکہ قاعدہ ہے کہ جب قوموں میں اس قسم کی بدیاں اپنی انتہا کو پہنچ جاتی ہیں تب اللہ تعالیٰ کا قہری ہاتھ محاسبہ کے لئے ان کی طرف بڑھتا ہے اور انہیں عذاب شدید میں مبتلا کر دیتا ہے۔ چنانچہ اسی وعید کا آگے اسی سورت کی آیت ۹ و ۱۰ میں ذکر فرمایا گیا۔

وَکَاَیِّنْ مِّنْ قَرْیَۃٍ عَتَتْ
عَنْ اَمْرِ رَبِّھَا وَرُسُلِہٖ
فَحَاسَبْنٰھَا حِسَابًا شَدِیْدًا
وَّعَذَّبْنٰھَا عَذَابًا نُّکْرًا
فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِھَا
وَکَانَ عَاقِبَۃُ اَمْرِھَا خُسْرًا

اور بہت سی بستیاں ہیں جنہوں نے اپنے رب کے حکم کا اور رسولوں کا انکار کیا اس پر ہم نے ان سے بڑی سختی سے حساب لیا اور ان پر بڑا عذاب نازل کیا اور انہوں نے اپنے کئے کی سزا چکھ لی اور ان کا انجام گھاٹا ہی نکلا۔ اب یہ مغربی ممالک بد اخلاقی و فحشاء کی روحانی امراض میں تو مبتلا تھے ہی ان کے علاوہ جسمانی امراض خبیثہ کی بھرمار کا بھی شکار ہو کر مذکورہ بالا جلالی قانونِ الٰہی کی تصدیق اپنی زبان حال و قال سے برملا کر رہے ہیں چنانچہ امریکن میڈیکل ایسوسی ایشن کی رپورٹ ملاحظہ فرمائیں جو رسالہ دی پلین ٹروتھ (THE PLANE TRUTH) میں شائع ہوئی۔ لکھا ہے کہ:

”امریکن میڈیکل ایسوسی ایشن کی اطلاع کے مطابق امریکہ میں ہر روز ڈیڑھ ہزار نوجوان لڑکے اور لڑکیاں آتشک یا سوزاک یا بیک وقت دونو قسم کے امراض خبیثہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں سال ۱۹۶۱ء میں امریکہ کے سرجن جنرل نے امریکہ میں امراض خبیثہ کے طاعون کی شکل میں پھیلنے کی رفتار کا جائزہ لینے کے لئے ماہرین کی ایک جماعت بنائی۔ ان ماہرین کی رپورٹ کے بموجب اس وقت سے اب تک امراض خبیثہ میں مبتلا ہونے والوں کی تعداد میں آٹھ سو فیصد اضافہ ہوا ہے اور اب تو یہ حالت ہے کہ امریکہ میں امراض خبیثہ میں مبتلا ہونے والوں کی تعداد میں ہر سال ۱۷ لاکھ نئے مریضوں کا اضافہ ہو جاتا ہے۔“

(دی پلین ٹروتھ
ستمبر ۱۹۶۳ء صفحہ [illegible])

فَاعْتَبِرُوْا یٰۤاُولِی الْاَبْصَارِ

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قابل تقلید مجالس انصار اللہ

مندرجہ ذیل مجالس نے سالانہ اجتماع کے بعد ۲۰ جنوری ۱۹۷۳ء تک کے عرصہ میں اپنا بجٹ سو فیصدی ادا کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ جن کے نام حضور اقدس کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کئے گئے کہ اللہ تعالیٰ ان مجالس کے عہدیداران و اراکین کو ان کی نسلوں سمیت اپنے فضلوں سے نوازتا چلا جائے۔ چنانچہ حضور اقدس نے اس درخواست پر اپنے دست مبارک سے رقم فرمایا "اللہ تعالیٰ احسن جزاء دے"

امید ہے باقی مجالس بھی ان کی تقلید میں اپنے محبوب آقا کی خوشنودی حاصل کرنے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے اپنی مساعی تیز سے تیز کرنے کی طرف توجہ کریں گی

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

سو فی صد ادائیگی کرنے والی مجالس کی فہرست

نام ضلع — نام مجالس انصار اللہ

ضلع لائلپور (۱) چک ۲۶۷ ر ب جلیانوالہ (۲) چک ۱۰۹ ر ب نرائن گڑھ (۳) چک ۲۱۲ ر ب کمتوالی (۴) ۲۶۱ ر ب ادووالی (۵) چک ۶۹ ر ب گھسیٹ پورہ

ضلع شیخوپورہ۔ (۱) بھینی شرقپور (۲) واربرٹن (۳) کھنگڑ حاکم والہ (۴) بلڈکے (۵) منڈی مرید کے

ضلع گوجرانوالہ (۱) کوٹ تارڑ (۲) قلعہ سنگھیاں (۳) موہلن کے

ضلع لاہور۔ (۱) چھوکی (۲) مغلپورہ (۳) جوڑہ — ضلع ہزارہ (۱) ایبٹ آباد

ضلع کیمبل پور (۱) کیمبل پور شہر — ضلع راولپنڈی (۱) گوجرخان (۲) ٹیکسلا

ضلع سیالکوٹ (۱) سمبڑیال (۲) بھوپال والہ (۳) ڈنڈپور کھرولیاں (۴) ابھی پور (۵) میانوالی خانانوالی (۶) معراج کے

ضلع میانوالی (۱) میانوالی شہر (۲) کنجکہ (۳) ہارسنگ کالونی

ضلع مظفر گڑھ (۱) مظفر گڑھ شہر (۲) علی پور گھلواں

ضلع ڈیرہ غازیخان (۱) بستی سہرانی (۲) چاہ اسماعیل والہ (۳) راجن پور (۴) گل کھو

ضلع بہاولنگر (۱) بہاولنگر شہر (۲) چک ۱۰۳ (۳) چک ۳۱

ضلع نواب شاہ (۱) دودھو (۲) حمدی آباد (۳) قاضی احمد (۴) گوٹھ بشیر محمد

ضلع سانگھڑ (۱) سانگھڑ شہر — ضلع حیدرآباد (۱) کوٹ احمدیاں (۲) بشیر آباد اسٹیٹ (۳) سنجر چانگ (۴) لابھینی فارم (۵) ظفر آباد (۶) ظفر آباد اسٹیٹ (۷) گوٹھ باغ دین — ضلع تھرپارکر (۱) محمد آباد اسٹیٹ (۲) احمد آباد اسٹیٹ (۳) نصرت آباد اسٹیٹ (۴) کریم نگر فارم (۵) گوٹھ چاکر محمد (۶) مصطفیٰ فارم (۷) گوٹھ احمدیہ — ضلع جھنگ (۱) ربوہ دارالہجرت

ضلع ملتان (۱) پیراں غائب (۲) چک ۱۷۰ (۳) نیل کوٹ (۴) چاہ نگو والہ (۵) دنیاپور (۶) چک ۵ ویکواں

نام ضلع — نام مجالس انصار اللہ

ضلع ساہیوال (۱) اوکاڑہ (۲) منڈی گوگیرہ (۳) بھیبر پور (۴) بٹالہ خورد (۵) اپل بلاک (۶) ۱۰۸ (۷) چک ۶ (۸) چک ۳۰

ضلع گجرات (۱) چک سکندر (۲) گوٹریالہ

ضلع سرگودھا (۱) چک ۹۹ شمالی (۲) چک ۱۱۶ جنوبی (۳) چک ۹ پنیار (۴) چک ۲ (۵) بھیرہ (۶) چک ۸۷ شمالی

معاونین خاص تحریک جدید میں اضافہ

مکرم حفیظ احمد صاحب لارنس پور ضلع کیمبلپور نے اپنا وعدہ نقد ۱۰۰/- روپے تک پیش کر کے ہمارے معاونین خصوصی کا مقام حاصل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے اور قارئین کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

جماعت کے دیگر مخیر دوستوں کے لئے بھی درخواست ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے انہیں مالی وسعت بخشی ہے تو وہ اپنی قربانی کو ایک ہزار روپے تک بڑھا کر حسنات دارین حاصل کریں

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

اطفال الاحمدیہ کے سالانہ مرکزی امتحانات

تمام اطفال الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ امسال ان کے سالانہ امتحانات انشاء اللہ ۵ مئی بروز جمعۃ المبارک ہوں گے۔ معزز والدین اطفال ناظمین و مربیان کرام سے گزارش ہے کہ بچوں کو ان کے نصاب کے کامیابی کی دعائیں کی پوری تیاری کروا کر عنداللہ ماجور ہوں۔ قیمت کتب حسب ذیل ہے

۱۔ پہلا حصہ (ستارہ اطفال) ۳۵ پیسے
۲۔ دوسرا حصہ (ہلال اطفال) ۶۰ "
۳۔ تیسرا حصہ (قمر اطفال) ۷۵ "
۴۔ چوتھا حصہ (بدر اطفال) ایک روپیہ

مکمل سیٹ کی رعایتی قیمت ۲.۵۰ روپیہ
منگوانے کا پتہ:۔ حمید بک ایجنسی

(سیکرٹری تعلیم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

هواشافی
۱۰۰ بیماری ایک دوا
شاہ نور فارمیسی کا تیار کردہ
نور امرت دھارا
اسٹاکسٹ۔ ناصر ہومیو میڈیکل سٹور ربوہ
اسٹاکسٹ دار الفضل میڈیکل ہال کیمبل پور
اسٹاکسٹ افضل برادرز گولبازار ربوہ
اسٹاکسٹ شاہ میڈیکو جڑانوالہ معاون ڈاکٹر عبدالرحمن انچارج فضل عمر ڈسپنسری
قیمت شیشی خورد ۶۲ پیسے شیشی کلاں ۲/۲۵ روپیہ
براہ راست منگوانے کا پتہ:۔ شاہ فارمیسی

دانت مت نکلوائیے
جناب محمد حنیف صاحب مکان نمبر ... سیوا جی سٹریٹ کرشن نگر لاہور میں نے اینٹی پائیوریا استعمال کی اس سے میری لا علاج "دانت درد اور مسوڑھوں کا پھوڑا" ختم ہو گیا۔ قیمت مکمل کورس ۱۰/- روپے
بذریعہ ڈاک ۱۱/۵۰
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) لاہور
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۴۰۶

جانوروں کا مہلک اپھارہ: تفصیل
دیگر قسم کے چارہ سے جانوروں کو خوفناک اور مہلک اپھارہ ہو جاتا ہے اکسیر اپھارہ کا ایک پیکٹ جانور کے منہ میں ڈالنے سے بفضل خدا پندرہ منٹ میں اپھارہ غائب ہو جاتا ہے۔ اکسیر اپھارہ کا استعمال یاد رکھیں اور قطعی بے فکر علاج ہے۔
رعایتی قیمت فی پیکٹ ... علاوہ خرچ ڈاک
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۴۰۶

تریاق سلیمانی
سب سے مزیدار اور فائدہ بخش ہے
چھوٹے بڑے شوق سے کھاتے ہیں پیٹ کی تکلیف میں
تریاق سلیمانی کھائیے اور بدہضمی سے نجات پائیے
المنار دواخانہ ربوہ

مستری غلام محمد صاحب ... ربوہ لکھتے ہیں
میں خود **بواسیر** میں مبتلا تھا
پائلز کیور کیپسول کھا کر دیکھیے بہت اکسیر ہے"
قیمت مکمل کورس ۱۰/- بذریعہ ڈاک ۱۱/۵۰
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور کراچی ربوہ
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ
فون ۴۰۶
کوئٹہ کیور ڈسٹری بیوٹر یٰسین میڈیکل سٹور — لیاقت بازار

اکسیر معدہ
ہر گھر کی لازمی ضرورت
خورشید یونانی دواخانہ ربوہ
کی تیار کردہ
ہاضمہ کی بہترین پھکی
پیٹ درد، قبض اور اسہال کے لئے بہت مفید ہے
مختلف پیکنگ میں دستیاب ہے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

آٹھواں آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ مورخہ ۱۳، ۱۴، ۱۵ اپریل ربوہ میں منعقد ہو گا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتِ احمدیہ کی ۵۴ ویں مجلس مشاورت کی مختصر رُوداد

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اہم ارشادات

تحریکِ جدید و وقفِ جدید کے بجٹ منظور کرنے کی سفارش،

مجلس مشاورت کے دوسرے روز کی بقیہ کارروائی درج ذیل کی جاتی ہے:

سائیکل چلانے کی تحریک:

حضور نے فرمایا صحت کو برقرار رکھنے کے لئے سائیکل چلانا بہت مفید ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ جماعت میں مہم چلائی جائے کہ وہ زیادہ سے زیادہ سائیکل چلائیں۔ یہ ورزش بہت مفید ہے۔ میرے خیال میں پاکستان میں ایک لاکھ احمدی ایسا ہونا چاہیئے جن کے پاس سائیکل ہوں۔ اگر آہستہ آہستہ سائیکل چلایا جائے تو ایک دن میں ایک سو میل سائیکل چلانا کچھ بھی مشکل نہیں۔ مشاورت کے موقع پر جو رضاکار باہر کی جماعتوں سے آتے ہیں اس دفعہ میں نے خدام الاحمدیہ کو کہا کہ وہ رضاکار سائیکلوں پر آئیں۔ چنانچہ لاہور۔ گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ۔ سرگودھا۔ لائلپور اور جھنگ سے ۹۵ سائیکل سوار خدام مشاورت کے موقع پر یہاں پہنچے ہیں اور انہیں کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ آرام سے سائیکل چلا کر یہاں آگئے ہیں۔ ایک لاکھ احمدی اگر ایک سو میل سائیکل چلائیں تو وہ ایک دن میں ایک کروڑ میل سائیکل چلالیں گے اور ضرورت پڑنے پر ان سے بہت مفید کام لئے جا سکیں گے انہیں سائیکل چلانے کی عادت ہوگی تو قومی ضرورت کے پیش آنے پر وہ فوراً اُٹھ کھڑے ہوں گے۔ کاروں اور موٹروں کی طرف نہیں دیکھیں گے۔ انہیں کہا جائے گا کہ سائیکل پکڑو اور جاؤ اور وہ فوراً چلے جائیں گے۔

حضور نے فرمایا امراء جماعت اپنے اپنے اضلاع میں تحریک کریں کہ احباب جماعت سائیکل خریدیں۔ چھ مہینہ کے اندر اندر اکتوبر کے آخر تک میرے پاس رپورٹ آجانی چاہیئے کہ کتنے سائیکل ان کے پاس ہو گئے ہیں۔ پھر وہ تحصیل وار ایسا انتظام کریں کہ تین تین آدمیوں کا وفد ہر تحصیل کے ہر گاؤں میں جس کا نقشہ میں نام ہے جائے اور وہاں کی تین دوکانوں کے پتے نوٹ کرکے لائے اور یہ بھی بتائے کہ اس گاؤں کی بطور خدمتِ خلق ہم کس نوعیت کی مدد کر سکتے ہیں۔ حضور نے فرمایا جو ضلع اس مہم میں اوّل آئے گا اسکو ہم ایک ہزار روپیہ انعام دیں گے

تحصیل شکرگڑھ میں خدام کے وقارِ عمل

خدمتِ خلق کے کام کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے بتایا کہ پچھلے دنوں خدام الاحمدیہ نے تحصیل شکرگڑھ میں ۲۷ مکان غریبوں کو بنا کر دیئے ہیں۔ وہ خاموشی سے وہاں گئے اور کام کرکے واپس آگئے۔ جو ٹیم اس کام کے لئے بھجوائی جاتی تھی اس میں چھ افراد ہوتے تھے۔ دو تین مستری اور باقی مزدور۔ اس طرح ضرورت کے مطابق دیہات میں رفاہ عامہ کا کام کیا جا سکتا ہے۔

سالانہ رپورٹیں:

اس کے بعد حضور کے ارشاد پر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے صدر انجمن احمدیہ کی۔ اور محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل الاعلیٰ نے تحریک جدید کی سالانہ کارگزاری کی رپورٹ پڑھ کر سُنائی۔

میزانیہ تحریک جدید:

سالانہ رپورٹیں پیش کئے جانے کے بعد حضور کے زیرِ ارشاد سب کمیٹی میزانیہ تحریک جدید و وقفِ جدید کے صدر مکرم خالد سیف اللہ صاحب نے سب کمیٹی کی رپورٹ پیش فرمائی۔ سب کمیٹی نے تحریک جدید کا مجوزہ بجٹ برائے ۷۳-۷۴ء جو ۱۱۲۶۷۹۵۵ روپے کی آمد اور اتنے ہی خرچ پر مشتمل ہے منظور کرنے کی سفارش کی تھی۔ مجلس شوریٰ نے بھی سب کمیٹی کی سفارش سے اتفاق کیا۔ حضور نے فرمایا کہ تحریک جدید کا یہ میزانیہ میں ان ترامیم کے ساتھ جو میں بعد میں کرنا چاہونگا منظور کرتا ہوں۔ اس ضمن میں حضور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے تحریک جدید کے کام میں ایک انقلاب عظیم آگیا ہے۔ ۱۹۴۴ء سے قبل بیرونِ پاکستان تحریک جدید کے ذرائع آمد نہیں تھے۔ اسکے بعد آہستہ آہستہ بیرونی جماعتیں اپنے پاؤں پر کھڑی ہوئی ہیں۔ اور وہ غرض جس کے لئے یہ تحریک جاری ہوئی تھی۔ اگرچہ وہ اپنے نقطۂ کمال تک ابھی نہیں پہنچی۔ مگر اس نے ترقی کی نمایاں شکل اختیار کرلی ہے۔ چنانچہ آج کا جو بجٹ آپ نے پاس کیا ہے۔ اس میں تقریباً سولہ لاکھ کا بوجھ پاکستانی جماعت پر ہے۔ اور ۹۶ لاکھ کا بوجھ بیرونِ پاکستان جماعتوں نے اپنے ذمہ لیا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا بڑا فضل ہے۔ آپ کو چاہیئے کہ آپ اپنا حصہ پورا کریں۔ آپ شوریٰ میں شریک ہیں۔ بیرونی ممالک کے لوگ شریک نہیں ہیں۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے جو ذمہ داری ان پر ڈالی گئی ہے وہ اسے پورا کریں گے۔ لیکن جو ٹارگٹ میں نے آپ کے لئے مقرر کیا تھا۔ اس میں ابھی ایک لاکھ تیس ہزار کی کمی ہے۔ آپ کو یہ ٹارگٹ پورا کرنا چاہیئے۔ جماعت کو خدا تعالیٰ نے یہ استعداد دی ہے کہ وہ یہ ٹارگٹ پورا کرے۔ لیکن بعض عہدہ داران جماعت کو یہ استعداد نہیں ملی کہ وہ پوری طرح کوشش کریں۔

حضور نے فرمایا کہ جماعت کو چاہیئے کہ نوجوانوں کو آگے لائیں۔ جس جماعت نے نوجوانوں کو ساتھ لیا ہے وہ آگے بڑھی ہے۔ ہمیں نوجوانوں کو کام کی تربیت دینی چاہیئے۔ موت فوت سب کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔ پرانے کام کرنے والوں کی جگہ لینے کے لئے تجربہ کار نوجوانوں کی قطار پیچھے ہونی چاہیئے۔ جو شخص کہتا ہے کہ میں ہی کام کروں اُسے یاد رکھنا چاہیئے کہ اُس نے ہمیشہ نہیں رہنا مگر جماعت نے ہمیشہ رہنا ہے۔ پس ہر جگہ پیار اور بشاشت کے ساتھ کام کرنے والوں کی ٹیم تیار کرو۔

میزانیہ وقف جدید

وقف جدید کے میزانیہ کے سلسلہ میں سب کمیٹی کی ایک سفارش یہ تھی کہ حضور نے اطفال کے چندہ کا جو ۵۰ ہزار روپیہ کا ٹارگٹ مقرر کیا ہے اسے پورا کیا جائے۔ سب کمیٹی کے ممبروں نے اپنی جماعتوں کی طرف سے جو اضافے کروائے ان کی فہرست سب کمیٹی نے پڑھ کر سُنائی اور بتایا کہ ۵۰ ہزار روپے کے ٹارگٹ کو پورا کرنے کے لئے دس ہزار روپے کی کمی رہ گئی ہے۔ وہ امراء جن کے نمائندے کمیٹی میں نہیں تھے انہیں چاہیئے کہ یہ کمی اپنی جماعتوں کے بجٹ میں اضافہ کرکے پوری کریں۔

وقف جدید کے بجٹ پر بحث میں مندرجہ ذیل نمائندگان نے حصہ لیا:۔

مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب۔

مکرم خواجہ محمد شریف صاحب لاہور۔

مکرم شریف احمد صاحب سودک کلاں۔

مکرم عبدالرحیم مدہوش رحمانی صاحب کراچی

مکرم حکیم محمد عبداللہ صاحب جہلم۔

بحث کے بعد مجلس شوریٰ نے متفقہ طور پر دو لاکھ ستر ہزار روپے پر مشتمل وقف جدید کا میزانیہ منظور کرنے کی سفارش حضور کی خدمت میں کی۔ حضور نے فرمایا میں اس میزانیہ کو ان ترامیم کے ساتھ جو میں بعد میں کرنا چاہوں گا۔ منظور کرتا ہوں۔

صاحبِ فراست اور مخلص کارکنوں کی ضرورت

تحریک وقفِ جدید کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا مجھے روپوں کی فکر نہیں ہے۔ مجھے اچھے کارکنوں کی فکر ہے۔ اس وقت ۹۰ معلّمین کام کر رہے ہیں۔ لیکن ہمیں اور بہت سے معلّمین کی ضرورت ہے۔ عقلمند۔ صاحبِ فراست۔ مخلص اور محنت سے کام کرنے والے لوگ آگے آئیں اور اپنی زندگیاں وقف کریں۔ وقفِ جدید کا کام بہت اہم ہے۔ تبلیغی لحاظ سے ہماری دو ضرورتیں ہیں۔ ایک ماہر عالم پیدا کرنا۔ وہ جامعہ احمدیہ پوری کر رہا ہے۔ اور دوسری روزمرہ کے عام مسائل کو پیش کرنیوالے معلّمین کی۔ یہ ضرورت وقف جدید نے پوری کرنی ہے۔ جہاں تک علم کا تعلق ہے جامعہ احمدیہ سے فارغ التحصیل مبلّغین اور وقف جدید کے معلّمین میں فرق ہوگا۔ لیکن جہاں تک نیکی، تقویٰ اور نیک نمونہ دکھانے کا تعلق ہے ان دونوں میں کوئی فرق نہیں ہونا چاہیئے۔ پس ضلع اور تحصیل کی سطح پر جماعت کے سامنے یہ ضرورت رکھنی چاہیئے تاکہ مخلص اور کام کرنیوالے لوگ یہ ذمہ داری اٹھانے کیلئے آگے آئیں

سوا بارہ بجے دوپہر کو حضور نے اِس اجلاس کے اختتام کا اعلان فرمایا۔ (باقی)